

## 3974- مقروض ہوتے ہوئے حج کرنا چاہتا ہے

سوال

میں ایک بینک کا مقروض ہوں، اور عمرہ کرنا چاہتا ہوں، مجھے علم ہے کہ حج یا عمرہ سے قبل مجھ پر قرض کی ادائیگی واجب ہے، تو کیا آپ مجھے اس کے بارہ میں کوئی صحیح اسلامی طریقہ کی راہنمائی کر سکتے ہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر تو یہ قرض سودی ہے تو یہ حرام اور کبیرہ گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ اور سات ہلاک کرنے والی اشیاء میں سے ایک ہے، اسے تو ساری اموال نے حرام قرار دیا ہے حتیٰ کہ اغريق جو بتوں کے بھاری ہیں بھی اسے حرام قرار دیتے ہیں ان میں سے ایک جس کا نام صولوں ہے کہتا ہے:

مال توبانجھ مرغی کی طرح ہے لہذا در حرم در حرم کو جنم نہیں دیتا۔

اور عیسائیوں کے عقیدہ میں ہے کہ: جب سود خورفت ہو جائے تو اسے کفن نہیں دیا جائے گا۔

حتیٰ کہ یہودی بھی سود کو حرام قرار دیتے ہیں، اور اسلام نے تو اس طرح حرام کیا ہے کہ کسی ایک کے لیے بھی اس کے حرام ہونے میں شک کی کوئی مجال نہیں چھوڑی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی حرمت کے بارہ میں فرمایا:

[(حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود حرام کیا ہے، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لیے وہ ہے جو گزر اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اور جو پھر دوبارہ (حرام کی طرف) لوٹا وہ جنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے]۔ البقرۃ(275)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

[(اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور حسود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑو، اگر تم حج ایمان والے ہو]۔ البقرۃ(278)۔

ابو حیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خون اور کتے کی قیمت اور لوہنڈ کی کمائی سے منع فرمایا اور گودنے اور گدوانے والی اور سود کھانے اور کھلانے والے اور مصور پر لعنت فرمائی۔ صحیح بخاری حدیث نمبر(2123)۔

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔ صحیح مسلم حدیث نمبر(1597)۔

اور ابو حیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(سات ہلاک کرنے والی اشیاء سے اجتناب کریں، صحابہ کرام نے عرض کیا اسے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کوئی اشیاء ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اور اس نفس کو ناحق قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، سود کھانا، اور یتیم کامال کھانا، میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بجا گنا، پاکدا من غافل مومن عورتوں پر تہمت (گانا) صحیح بخاری حدیث نمبر (2615) صحیح مسلم حدیث نمبر (89)۔

سمره بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے آج رات دو آدمی دیکھے وہ میرے پاس آئے اور وہ مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے، ہم چلے اور ایک خون کی نہر کے پاس آئے اس میں ایک شخص تھا اور کنارے پر ایک شخص کھڑا تھا اس کے آگے پتھر کئے تھے، وہ شخص جو نہر میں تھا آیا اور باہر نکلنے کی کوشش کی تو اس شخص نے اس کے منہ میں پتھر دے مارا اور اسے وہیں واپس کر دیا جاں وہ تھا، توجہ بھی وہ شخص باہر نکلنے کی کوشش کرتا وہ اس کے منہ میں پتھر دے مارتا اور وہ اپنی جگہ واپس چلا جاتا، تو میں نے کہا یہ کیا ہے، وہ کہنے لگا وہ بے آپ نہ میں دیکھ رہے ہیں وہ سود خور ہے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1979)۔

لہذا آپ پر اس عمل سے توبہ کرنی واجب ہے، لیکن اگر یہ قرض قرضہ حسنہ ہے اور اس میں سود داخل نہیں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

دوم:

اور حج کے متعلق یہ ہے کہ: جو شخص ہاتھ کی مٹلی کی بنا پر اپنے آپ پر خرچ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہوا س پر حج واجب نہیں ہوتا، لیکن ان دونوں میں سے اولی او بہتر فریضہ حج کی ادائیگی بے یا قرض کی ادائیگی؟

اس میں راجح یہ ہے کہ قرضہ کی ادائیگی اولی او بہتر ہے اس لیے کہ مقروض کے لیے حج کرنا لازم نہیں کیونکہ حج کی شرائط میں استطاعت شامل ہے۔

لہذا اگر آپ کا حج قرض کے ساتھ متعارض ہوتا ہے تو آپ قرضہ کی ادائیگی مقدم کریں، لیکن اگر اس میں تعارض نہیں آتا مثلاً ادائیگی کے وقت میں ابھی تاخیر ہے یا قرض خواہ اپنے قرض پر صبر کر رہا ہے تو اس حالت میں حج اور عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

تنگ دست مقروض کو اگر کوئی دوسرا شخص حج کروائے تو اس کے لیے حج کرنا جائز ہے، اور اس میں قرضہ کے حق کا ضیاع نہیں ہوگا، یا تو اس وجہ سے کہ وہ کمائی سے ہی عاجز ہے، اور یا قرض خواہ کے غائب ہونے کی بنا پر کمائی سے اسے ادائیگی کرنی ممکن نہیں۔

دیکھیں: مجموع الشتاوی الحبری (26/16)۔

اور یہ سب کچھ اس وقت ہے جب مکمل استطاعت ہو اور اگر آپ ایک سے زائد لوگوں کے مقروض ہوں تو قرض کی ادائیگی کا وقت آنے اور قرض خواہ کے مطالبہ پر قرض کی ادائیگی کرنے کے ساتھ زادراہ اور سواری اور سفر کی ضروریات بھی میسر ہوں اور اپنے اہل و عیال یا پھر جن کا آپ پر خرچ واجب ہے اس کے انتظام کرنے کے بعد ہوگا۔

وہ اس طرح کہ آپ اہل و عیال کے لیے ضروریات زندگی میسا کر کے جائیں، اور اگر آپ ایسا نہیں کر سکیں تو آپ گھنگاریں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذمہ جن کی دیکھ بھال لگائی ہے آپ نے اسے ضائع کر دیا ہے۔

خیشیر حمد اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ان کا وکیل اور خازن آیا تو وہ کہنے لگے : کیا تو نے غلاموں کو ان کی غذامیا کر دی ہے ؟ اس نے جواب دیا نہیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بندے کے لیے اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جن کا خرچ اس کے ذمہ ہے اس کا خرچ بند کر دے۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (996)۔

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مسلمان کے لیے اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ وہ جسے خرچ دیتا تھا اسے ضائع کر دے) سنن ابو داود حدیث نمبر (1692)۔

واللہ اعلم۔